۲

داتا، دے دے گیان

میرآجی

پہلی بات : حمد، مناجات اور دعا کی صورتوں میں آپ گزشتہ جماعتوں میں بہت سی نظمیں پڑھ چکے ہیں۔ اس گیت میں داتا یعنی زندگی دینے والے خدا سے شاعر زندگی کی حقیقت کو جاننے کی دعا مانگ رہا ہے۔ آپ نے سنا ہوگا: ”زندگی ایک پہیلی ہے۔“ دنیا کے بڑے عالموں اور فلسفیوں نے زندگی کی حقیقت کو اپنے اپنے طریقے سے بیان کیا ہے مگر ایک عام انسان زندگی کو سمجھ ہی نہیں پاتا۔ کیا زندگی ہر زمانے میں روپ بدل لیتی ہے؟ ذیل کے گیت میں انھی باتوں کو شاعرانہ انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

جان پہچان : میرآجی کا اصل نام محمد ثناء اللہ ثانی ڈار تھا۔ وہ ۲۵ رمئی ۱۹۱۲ء کو لاہور میں پیدا ہوئے۔ گھریلو حالات ایسے تھے کہ وہ میٹرک تک بھی تعلیم حاصل نہ کر سکے لیکن ان کا مطالعے کا شوق دیوانگی کی حد تک بڑھا ہوا تھا۔ انھوں نے کئی ناموں سے شاعری کی اور آل انڈیا ریڈیو (دہلی) میں ملازمت بھی کی۔ اپنے زمانے کے اہم ادبی رسالوں میں ان کے مضامین شائع ہوتے تھے۔ دہلی سے وہ ممبئی آئے اور فلمی دنیا میں گیت، کہانیاں اور مکالمے لکھنے لگے۔ اُردو شاعری میں میرآجی کی آواز سب سے منفرد سنائی دیتی ہے۔ ان کی نظموں، گیتوں اور غزلوں پر ہندوستانی ثقافت کے گہرے نقوش نظر آتے ہیں۔ اگرچہ انھوں نے بہت کم عمر پائی لیکن اس کم عمری میں انھوں نے شاعری، نثر اور ترجمے کے میدانوں میں اعلیٰ درجے کا ادب پیش کیا۔ شاعری میں آزاد نظم اور گیت ان کے کارنامے ہیں۔ 'مشرق ومغرب کے نغمے' کے نام سے انھوں نے دنیا بھر کے اہم ادیبوں اور ان کے کاموں پر مضامین لکھے اور ترجمے کیے ہیں۔ 'میرآجی کے گیت، میرآجی کی نظمیں، گیت ہی گیت' وغیرہ ان کی اہم کتابیں ہیں۔ صرف سینتیس سال کی عمر میں ۲ رنومبر ۱۹۴۹ء کو میرآجی کا ممبئی میں انتقال ہوا۔

گیت شاعری کی ایک صنف ہے جو ہندی سے اُردو میں داخل ہوئی۔ گیت کا موسیقی سے بہت گہرا رشتہ ہے۔ گیت میں جذبات اور احساسات کو سلیس، نرم اور شیریں الفاظ میں بیان کیا جاتا ہے۔ اُردو میں گیت کی روایت امیر خسرو سے منسوب کی جاتی ہے۔ عموماً گیت کا موضوع عشق و محبت ہوتا ہے جس میں جدائی کی تڑپ اور ملن کی خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مناظرِ فطرت، مختلف تہواروں اور حب الوطنی کے موضوعات پر بھی گیت لکھے گئے ہیں۔ ہندی میں میرا بائی اور کبیر کے گیت بہت مشہور ہیں۔ اُردو میں ابراہیم عادل شاہ ثانی، قلی قطب شاہ اور وجہی سے لے کر عظمت اللہ خاں، آرزؔو لکھنوی، حفیظؔ جالندھری، اخترؔ شیرانی، میرآجی، ندؔا فاضلی اور بیکلؔ اُتساہی نے گیت کی صنف میں اہم اضافے کیے ہیں۔

داتا ، دے دے گیان
ہمارا من مورکھ ، نادان
جیون کام کی بہتی دھارا   جیون دھیان کا روپ ہے نیارا
اس کی کیا پہچان
ہمارا من مورکھ ، نادان
جیوَن کی گنگا ہے گہری   رنگ کئی ہیں ، بات اکہری

دیکھ کے دل حیران
ہمارا من مورکھ ، نادان
جب بھی مدھر بین کوئی بولے بے بس دل سنتے ہی ڈولے
بھید کا کس کو گیان
ہمارا من مورکھ ، نادان
ناچ گیت اک رات کے ساتھی سب ہیں سکھ کی بات کے ساتھی
سنگت کے سامان
ہمارا من مورکھ ، نادان
گیان دھیان کی راہ نہ سوُجھے ایک پہیلی ، کیسے بوُجھے
بوُجھ بوُجھ ہلکان
ہمارا من مورکھ ، نادان

خلاصہ : شاعر خدا سے کہہ رہا ہے کہ میں نادان ہوں، مجھے علم کی دولت عطا کر۔ میں زندگی کو سمجھنا چاہتا ہوں۔ یہ زندگی روپ بدل بدل کر سامنے آتی ہے اس لیے ہر روپ میں اسے پہچاننا آسان نہیں۔ زندگی بظاہرا کہری ہے لیکن یہ گنگا کی طرح گہری ہے۔ اس کی سطح پر جو کچھ نظر آتا ہے وہ اس کی تہہ میں نہیں۔ دل زندگی کی ہر میٹھی دھن سن کر خوش ہو جاتا ہے مگر اس کے راز کو نہیں پا سکتا۔ زندگی کی خوشیاں سب سُکھ کی ساتھی ہیں۔ یہ زندگی کی پہیلی کو نہیں سُلجھا پاتے۔

معانی و اشارات

داتا	-	دینے والا مراد اللہ تعالیٰ	دھیان	-	غور وفکر، اللہ کی یاد میں محویت
گیان	-	علم	مدھر	-	میٹھا
مورکھ	-	بے عقل، بے وقوف، سیدھا سادہ	سنگت	-	ساز بجاتے وقت بجانے والوں کا ساتھ
کام	-	خواہش	ہلکان	-	پریشان، تھکا ہوا

مشق

* **ذیل کی سرگرمیاں ایک جملے میں مکمل کیجیے۔**

۱۔ شاعر کے پریشان ہونے کی وجہ لکھیے۔

۲۔ نظم سے ہم معنی الفاظ کی جوڑی تلاش کر کے لکھیے۔

۳۔ صحیح متبادل لکھیے۔

* یہ نظم ایک .... گیت ہے۔

(الف) حمدیہ (ب) منقبتی (ج) مناجاتی (د) دعائیہ

* **ذیل کے لیے ہم معنی الفاظ نظم سے تلاش کر کے لکھیے۔**

لہر، ساتھی، پریشان، غور وفکر

* **ذیل کی سرگرمیاں اختصار کے ساتھ مکمل کیجیے۔**

۱۔ نظم میں زندگی کے لیے استعمال ہونے والا لفظ لکھیے۔

۲۔ 'زندگی ایک ہے لیکن اس کے بہت سے روپ ہیں' اس مفہوم کے بند کو نقل کیجیے۔

۳۔ گیان، نادان جیسے دوسرے قافیے گیت سے تلاش کر کے لکھیے۔

* شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔

میرآجی کی شخصیت

- جائے پیدائش ....
- نام ....
- کتاب ....
- جائے وفات ....

* اُردو میں گیت لکھنے والے چار شاعروں کا نام لکھیے۔
* گیت کے موضوع کی وضاحت کیجیے۔
* گیت میں آئے ہوئے قافیوں کی جوڑیاں بنائیے۔
* 'ناچ گیت اک رات کے ساتھی/ سب ہیں سکھ کی بات کے ساتھی' اس شعر میں آئے ہوئے قافیے پہچانیے۔
* درج ذیل مثال کے مطابق دو کالم بنا کر ہندی لفظوں کے سامنے ان کے معنی لکھیے:

مثال -

ہندی	اُردو
ناچ	رقص

بے وقوف ، گیان ، شکل ، جیون ، علم ، مورکھ ، روپ ، بھید ، زندگی ، من ، راز ، دل

برسبیلِ تذکرہ

دعا

دعا اللہ تعالیٰ کے آگے نہایت بے چارگی کی حالت میں ہاتھ پھیلا کر مدد کا طالب ہونا ہے۔ آدمی اللہ کی بندگی کر کے اپنے بندہ ہونے کا عملاً اقرار کرتا ہے۔ اسے جب بھی مشکلیں درپیش آتی ہیں، وہ نہایت آہ وزاری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہوتا ہے اور اپنے رب سے مدد کی درخواست کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود قرآنِ حکیم میں دعا مانگنے کی تاکید فرمائی ہے۔ سورۃ الاعراف میں کہا گیا ہے، "اپنے رب کو پکارو گڑگڑاتے ہوئے اور چپکے چپکے۔" دوسری جگہ سورۃ المومن میں فرمایا گیا، "مجھے پکارو میں تمھاری دعائیں قبول کروں گا۔"

دعا کی اس اہمیت کے پیشِ نظر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو دعا مانگنے کی ترغیب دی ہے۔ آپؐ نے فرمایا، "اے بندگانِ خدا! تم ضرور دعا مانگا کرو۔" دوسری جگہ آپؐ کا ارشاد ہے، "تم میں سے ہر شخص کو اپنی حاجت خدا سے مانگنا چاہیے۔" آپؐ نے اپنی اُمت کو اس طرح بھی متنبہ کیا، "جو اللہ سے نہیں مانگتا، اللہ اس پر غضبناک ہوتا ہے۔" کبھی آپؐ نے فرمایا، "دعا عین عبادت ہے۔" تو کبھی فرمایا، "دعا عبادت کا مغز ہے۔"

اس لیے بندے کو چاہیے کہ اللہ کے حضور میں اپنی ضرورتوں کو رفع کرنے کے لیے دعا مانگا کرے کہ یہی عمل اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اعتراف اور بندے کی عاجزی کا اقرار ہے۔

* درج ذیل سرگرمیاں مکمل کیجیے۔

۱۔ دعا کی تعریف بیان کیجیے۔

۲۔ دعا مانگنے کا طریقہ لکھیے۔

۳۔ سورۃ الاعراف میں دعا کے بارے میں جو کہا گیا ہے، اسے لکھیے۔

۴۔ اللہ تعالیٰ جن لوگوں پر غضبناک ہوتا ہے، ان کے بارے میں لکھیے۔

۵۔ دعا کے بارے میں حضرت محمدؐ کے دو قول نقل کیجیے۔

۶۔ دعا کے ذریعے ہم جو اعتراف کرتے ہیں، اسے لکھیے۔

* خالی جگہ پُر کیجیے۔

۱۔ آدمی اللہ کی بندگی کر کے اپنے ....ہونے کا عملاً اقرار کرتا ہے۔

۲۔ دعا کی اس اہمیت کے پیشِ نظر حضرت محمدؐ نے مسلمانوں کو دعا مانگنے کی ....دی ہے۔

۳۔ "اے ....! تم ضرور دعا مانگا کرو۔"

۴۔ آپؐ نے اپنی ....کو اس طرح متنبہ کیا ہے۔

۵۔ دعا ....کا مغز ہے۔